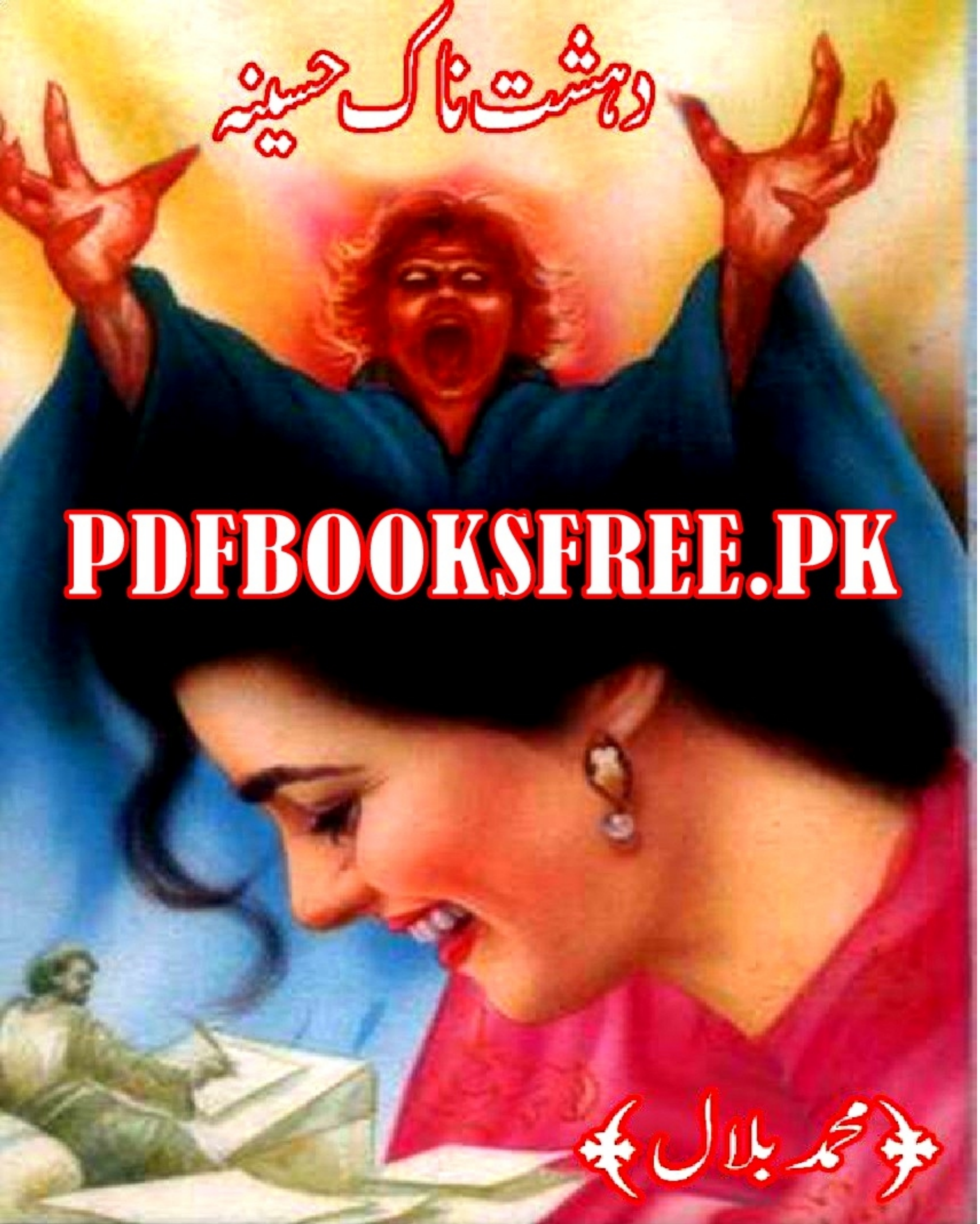
دہشت ناک حسینہ
PDFBOOKSFREE.PK
محمد بلال

ونود کو شانتی ذرا برابر بھی پسند نہیں آئی تھی۔ وہ اس کے حسن جہاں سوز سے بالکل متاثر نہیں ہوا تھا۔ اس کی جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو وہ اس پر عاشق ہو جاتا۔ اس کے لمبے سیاہ بالوں کی خوبصورتی بھی ونود کو اپنا اسیر نہیں بنا سکی تھی۔ نہ ہی شانتی کے رس بھرے ہونٹوں میں کوئی کشش محسوس کی تھی۔ شانتی کی آنکھیں نہ صرف بڑی بڑی بہت خوبصورت، بلکہ صاف وشفاف پکھوزا جیسی تھیں۔ جو دیکھتا وہ ان میں ڈوب جاتا۔ مگر اسے ان آنکھوں میں کوئی جاذبیت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ نہ ہی اس کی نئی فیٹ گاڑی سے کوئی دلچسپی تھی اس میں بیٹھ کر وہ مجھ سے ملنے کے لیے روز آتی تھی۔

میں نے کبھی ونود سے یہ پوچھنے اور جاننے کی کوشش نہیں کی تھی اور نہ ہی ضرورت محسوس کی تھی کہ وہ شانتی سے اس قدر متنفر کیوں ہے؟ میں تو اس بات پر بہت خوش تھا کہ شانتی میری ہے اور مجھ سے محبت کرتی

www.dentre.pk

ہے۔ میں نے خواب وخیال میں بھی نہیں سوچا تھا کہ میری محبت بعد میں مصیبتوں کا باعث بن جائے گی۔

ونود کی بیوی سجاتا بہت خوبصورت نہیں لیکن پرکشش تھی چار بچوں کی ماں تھی۔ ان کی محبت کی شادی تھی اس لیے وہ کسی اور عورت کی طرف نہیں دیکھتا تھا۔ سجاتا کا جسم اور جوانی ڈھل گئی تھی۔ پھر بھی وہ اپنے بیوی بچوں سے بے انتہا محبت کرتا تھا اور اپنی آمدنی ان پر فراخ دلی سے خرچ کرتا تھا۔

www.deffree.pk

”تم نہ صرف اپنے پیروں پر کلہاڑی مار رہے ہو بلکہ بیس برس کی دوستی کے درمیان نفرت کا بیج بو رہے ہو۔“

ونود ایک روز بگڑ کر برہمی سے بولا۔ ”شانتی اچھی عورت نہیں ہے۔ وہ ایک حسین چڑیل ہے۔ عورتیں بہت مل جائیں گی مگر اچھا دوست نہیں مل سکتا ہے۔“

www.pdfbooksfree.pk

میں بھی محسوس کرر ہا تھا کہ ہماری دوستی میں فرق آ رہا ہے۔ وہ کوئی دس دن سے بلا ناغہ مجھ سے ملنے چلی آ رہی تھی۔ اس وجہ سے ہمارے درمیان تلخ کلامی پیدا ہوگئی تھی۔ شانتہ تو میری کمزوری بن گئی تھی۔ اس کا چہرہ اور سراپا میرے من کے نہاں خانے میں نقش ہو گیا تھا۔ جس وقت وہ بندرگاہ آتی ایک طوفان سا آ جاتا۔ چکنی لکڑی کے تختوں پر وہ خود کو بچاتی ہوئی ہماری لانچ کی طرف آتی تو ساڑھی کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اوپر اٹھا لیتی کہ کہیں پیروں میں نہ آ جائے۔ اس کی گوری گوری سڈول پنڈلیوں کو دیکھ کر لانچوں میں کام کرنے والوں کے ہونٹوں سے سیٹیاں بجنے لگتیں۔ جب وہ پہلی بار لانچ پر آئی تھی تو میں اکیلا تھا۔ ونود کسی کام سے شہر گیا ہوا تھا۔ اس وقت میں لانچ میں نیچے اپنے بیڈروم میں تھا۔ وہ نیچے آ گئی تھی۔ اسے کچھ معلومات درکار تھیں۔ اسے دیکھ کر ایسا لگا تھا جیسے میں کوئی سندر سپنا دیکھ رہا ہوں۔

www.deuf.pk

www.pdfbooksfree.pk

تھوڑی دیر کے بعد اس نے جانے کی اجازت چاہی اور مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ پھر بات مصافحے سے آگے بڑھ گئی تھی۔ اس کے جانے کے بعد اس کی یہ مہربانی مجھے خواب کی طرح لگی تھی۔

ویسے وہ اس بات کی کوشش کرتی تھی کہ ونود کی غیر موجودگی میں آئے۔ صرف دو تین مرتبہ وہ ونود کی موجودگی میں آئی تھی۔ وہ جب بھی آتی گل کھلا کر جاتی۔ وہ بڑی فیاض عورت نکلی تھی۔ مجھے اپنی قسمت پر رشک آنے لگا تھا۔

www.dami.pk

''تم یہ بوٹ مت بھولو کہ ہم دونوں حصہ دار ہیں۔ اس لانچ پر ہم دونوں کا مساوی حق ہے۔ وہ ہمارے ساتھ دبئی جانا چاہتی ہے۔ اس کا معقول کرایہ ادا کر رہی ہے۔ میں نے اسے ساتھ لے جانے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔''

''تم ایک تیر سے دو شکار کر رہے ہو۔۔۔ تم سفر کے دوران ہنی مون

www.pdfbooksfree.pk

مناؤ گے۔۔۔۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن تم یہ کیوں نہیں سوچتے ہو کہ کام متاثر ہوگا۔" ونود نے ہذیانی لہجے میں کہا۔

"پھر تم ایسا کرو کہ مدن لال کو ساتھ بھیج دو۔ اس ٹرپ پر تم ساتھ نہیں چلو۔" میں نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم۔۔۔۔ تم اس قدر خودغرض ہو گئے ہو؟ یہ بات مجھ سے کہہ رہے ہو؟" وہ افسردہ ہو گیا۔

www.define.pk

میں نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ دل گرفتہ لہجے میں بولا۔ "آئندہ ماہ میرے ہاں ولادت متوقع ہے۔ میں نے جس اسپتال میں اس کا نام لکھوایا ہے وہاں کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں کی بھی کچھ ضروریات ہیں جنہیں ہر قیمت پر پورا کرنا ہے۔"

"تم اپنے بچوں کو لانچ پر لاؤ تو انہیں تاکید کرو کہ وہ ذرا تمیز سے

www.pdfbooksfree.pk

رہیں۔ مجھے آج صبح انجن روم سے پلاسٹک کا ایک آبی پستول ملا ہے۔ اس کے علاوہ تیل کا ڈبہ بھی الٹا پڑا ہوا تھا۔ کسی روز اس لانچ کا ستیاناس ہو جائے گا۔۔۔ شانتی کی وجہ سے ہمیں جو رقم مل رہی ہے اس میں تم بھی حصہ دار ہے۔ اس طرح تمہاری ضروریات پوری ہو جائیں گی۔''

''بچوں کو سمجھا دوں گا۔۔۔ لیکن تم یہ کیوں نہیں سوچتے ہو کہ بچے بچے ہی ہوتے ہیں آج سے پہلے تم نے کبھی بچوں کے کھیلنے پر اعتراض نہیں کیا۔۔۔ جب سے یہ عورت آئی ہے تمہاری جھولی میں پکے پھل کی طرح گر چکی ہے، تب سے تمہارا دماغ اونچا جا رہا ہے۔۔۔ تم نے کبھی سنجیدگی اور اپنی کھوپڑی سے یہ بات سوچنے کی کوشش کی ہے کہ ایک چوبیس برس کی بہت ہی حسین و جمیل عورت تم پر کس لیے ریجھ گئی ہے۔۔۔؟ اتنی دلچسپی کیوں لے رہی ہے۔۔۔؟ یہ سوال

www.pdfbooksfree.pk

تم مجھ سے نہیں بلکہ آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر پوچھو۔''

میں نے وھیل ہاؤس کے آئینے میں اپنی صورت دیکھی۔ مجھ میں ایسی خوبصورت نہ تھی۔ کہ جوان کیا عمر رسیدہ عورتیں بھی دیکھنا پسند کریں۔ میری شادی اس لیے اب تک نہ ہوسکی تھی کہ میں نے شادی کے لیے جس عورت کو بھی پسند کیا اس نے مجھے پسند نہیں کیا۔ چالیس برس کی عمر کا ہوگیا تھا۔ عورت کی طلب ہوتی تو میں بازارِ حسن چلا جاتا تھا۔ لیکن سات برس سے ادھر کا رخ نہیں کیا تھا۔ کیوں کہ ایڈز کی بیماری ہندوستان میں تیزی سے پھیل رہی تھی۔

www.deli...pk

میری زندگی میں آنے والی پہلی اور واحد عورت شانتی تھی جو پہلی ہی مختصر ملاقات میں مجھ پر مہربان ہوگئی تھی۔ اس نے کبھی خوف اور احتراز نہیں کیا تھا۔ وہ مجھ سے جس محبت سے ملتی اور باتیں کرتی تھی اس سے ایسا لگتا تھا کہ میں اداکار شارخ ہوں۔ ونو داس کی محبت اور

مجھ میں غیر معمولی دل چسپی سے مشکوک تھا۔ لیکن میں نہیں تھا۔

شام کا وقت تھا۔ دن ڈوبا نہیں تھا ایک پارٹی کا مال لوڈ کرنے کے بعد ونود گھر گیا تھا۔ تب شانتی آئی۔ وہ جو لباس پہن کر آئی تھی وہ نامناسب بھی تھا۔ وہ ایک اٹیچی لے کر آئی تھی اس کے موتیوں جیسے دانت چمک رہے تھے۔ اس نے اپنے ہونٹ میرے ہونٹوں پر رکھے تو نہ صرف اس میں حرارت تھی بلکہ مٹھاس بھی بھری تھی۔ اس نے لات مار کر کیبن کا دروازہ بند کر دیا۔

www.deFree.pk

جب ہم کیبن سے نکل کر عرشے پر آئے تو اس وقت اندھیرا گہرا ہو چکا تھا۔ آٹھ بج چکے تھے۔ ہم پورے دو گھنٹے تک کیبن میں بند رہے تھے۔ وہ وہسکی کی بوتل بھی لائی تھی ہم نے وہسکی سے بھی شغل کیا تھا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا۔ ''کب تک روانگی ہے۔۔۔۔ ونود کہاں ہے؟''

''ہم صبح چار بجے روانہ ہو جائیں گے۔۔۔۔ونو داپنی بیوی کو دیکھنے گیا ہوا ہے۔وہ شاید پورے دنوں سے ہے۔آئندہ ماہ اس کے ہاں ولادت ہونے والی ہے۔''

''کیوں نہ میں اور تم جا کر اس کی بیوی کو دیکھ کر آئیں۔تمہارے دوست اور پارٹنر کے دل میں میرے خلاف جو نفرت ہے وہ کم ہو جائے۔۔۔۔کیوں کہ یہ سفر ایک دن کا نہیں بلکہ کئی دنوں کا ہے۔ ہمارا ہنی مون منانا اسے زہر نہ لگے۔''

اس کی بات معقول تھی۔ہم نے شہر جا کر خریداری کی۔سارا خرچ شانتی نے برداشت کیا۔ونو دکی بیوی سجاتا اور اس کے بچوں کے لیے کپڑے، ٹافیاں، کیک اور کھلونے خریدے۔۔۔۔ونو دا اور اس کی بیوی دونوں خوش ہو گئے۔ونو داس کی مہمان نوازی میں لگ گیا۔جس وقت وہ سجاتا سے باتیں کر رہی تھی میں نے بوریت دور کرنے کے

www.dernet.pk

لیے شام کا اخبار اٹھالیا۔ اس میں بینک ڈکیتی کی واردات کی سنسنی خیز خبر تھی ساٹھ لاکھ روپے ایک بدمعاش جگن ناتھ لے اڑا تھا۔ اس نے نہ صرف بینک کے گارڈ کو ذبح کر دیا تھا بلکہ کیشئر کو بھی شدید زخمی کر دیا تھا۔ اس کی جیپ نے دو سپاہیوں کو بیچ سڑک پر روند دیا تھا۔ اس کی فائرنگ سے بارہ راہ گیر زخمی ہو گئے تھے۔ اس بدمعاش کی اخبار میں تصویر بھی چھپی ہوئی تھی۔ اس کے نقوش کلہاڑی کے پھل کی طرح تیکھے اور تیز دھار بلیڈ کی طرح باریک تھے۔ اس کی آنکھیں سیاہ چمکیلی اور سفاک تھیں۔ وہ ایک شیطان کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔

ونود نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ رات بارہ بجے تک لانچ پر پہنچ رہا ہے۔ وہ بظاہر تو شانتی کی آمد پر خوش دکھائی دے رہا تھا لیکن وہ پھر بھی مشکوک تھا۔ اس نے شانتی سے پوچھا کہ وہ دبئی لانچ سے کیوں جا رہی ہے؟ ہوائی جہاز سے بھی جا سکتی ہے۔ شانتی نے جواب دیا تھا کہ اسے بحری

www.debree.pk

سفر سے عشق ہے اور مچھلی کے شکار سے۔۔۔۔ وہ سفر کے دوران تازہ مچھلیاں پکا کر کھلائے گی۔

روانگی کے وقت دھند بڑی گہری تھی۔ اس کے کہر آلود صبح میں گودی کی روشنیاں پانی کی سطح پر ماتیوں کی طرح جھلمل جھلمل کر رہی تھیں۔

جب ہم کھلے سمندر میں پہنچے تو کہر ہلکی ہو چکی تھی۔ اب میں ونود کو دیکھ سکتا تھا جو وہیل ہاؤس کے قریب بیٹھا کانٹوں میں مچھلی کے شکار کے لیے چارہ پھنسا رہا تھا۔ لانچ پر کل تین افراد تھے۔ شانتی، ونود اور میں۔

www.dehne.pk

اس وقت مجھے شانتی کچن سے باہر آتی دکھائی دی۔ وہ لانچ کے ہچکولے کھانے کی وجہ سے سنبھل سنبھل کر قدم اٹھا رہی تھی۔ اس نے اپنے گورے اور سڈول ہاتھوں میں کافی کے تین بڑے کپ پکڑ رکھے تھے۔ ایک اس نے ونود کو دیا۔ ونود نے بے رخی سے لے لیا۔ زبان

www.pdfbooksfree.pk

سے شکریہ ادا نہیں کیا۔۔۔۔دوسرا مگ اس نے مجھے دیا تو میں نے اس کا ہاتھ چوم لیا۔ پھر اس نے میری کمر میں ہاتھ ڈال کر کہا۔ ”میں عرشے پر جاؤں تو کوئی حرج تو نہیں۔۔۔۔؟“

”ابھی مت جاؤ۔۔۔۔لہروں میں بہت تیزی ہے۔ لڑھک کر سمندر میں گر جاؤ گی۔ تمہیں تیرنا آتا ہے؟“

”ہاں۔۔۔۔لیکن میں چند گز سے زیادہ تیر نہیں سکتی ہوں۔ مگر میں محتاط رہوں گی۔“ اس نے جواب دیا۔

www.dearne.pk

اس نے میری بات نہیں مانی۔ میں نے اسے شیشے سے عرشے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ پھر وہ مکمل طور پر کہر کی لپیٹ میں آ چکی تھی اب وہ ایک ہیولے کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔ میں نے وہیل سنبھال لیا۔ لانچ چلانے میں مصروف ہو گیا۔ وہیل سیٹ کرنے میں دس پندرہ منٹ لگتے تھے۔ میں اسے سیٹ کر کے ونود کے پاس جانا

چاہتا تھا کہ اس کی مدد کروں جو کانٹوں میں چارہ لگانے میں مصروف تھا۔

وھیل ہاؤس کا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر میں نے گھوم کر دیکھا۔ ونود کو دیکھ کر چونک پڑا۔ کیوں کہ اس کی آنکھوں میں ایک ایسی عجیب اجنبی کیفیت تھی جسے میں فوری طور پر سمجھنے سے قاصر تھا۔ میں نے بھنویں اچکائیں۔ اس کے پیچھے شانتی تھی مگر اب وہ پہلے سے مختلف دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے عقب میں ایک شخص تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ اس نے ونود کو نشانے کی زد میں لیا ہوا تھا۔ اس کے نقوش کلہاڑی کی طرح تیکھے اور ہونٹ تیز دھار بلیڈ کی طرح تیز تھے۔ اس کی سیاہ خوفناک آنکھوں میں سفاک چمک تھی۔

"جگن ناتھ۔۔۔؟" میری زبان سے بے ساختہ نکل گیا۔ میں نے اسے پہچان لیا۔ اس کی تصویر اخبار میں دیکھی تھی۔

www.deftrr.pk

www.pdfbooksfree.pk

''تم وہیل پر نظر رکھو۔۔۔۔مجھ پر نہیں عقل مند آدمی۔۔۔۔تم نے مجھے پہچان لیا۔۔۔۔اچھی طرح سے کان کھول کر سن لو۔۔۔۔اگر تم نے ہمارے لیے کھڑی کرنے کی کوشش کی تو سمندر کی مچھلیوں کی خوراک بنا دوں گا۔'' وہ غرایا۔

اس نے بڑی بے رحمی سے ونود کو دیوار کی طرف دھکیل دیا۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ شانتی جگن ناتھ کے جسم سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے جگن ناتھ کا بازو اس طرح تھام رکھا تھا جس طرح میرا بازو تھاما تھا۔ یہ تھوڑی دیر پہلے کی بات تھی۔

''ہم دبئی نہیں گوا جائیں گے۔۔۔۔راستہ تبدیل کرو۔'' وہ تحکمانہ لہجے میں بولا۔ ''اور ہاں۔۔۔۔گڑبڑ کرنے کی کوشش مت کرنا۔ ورنہ تمہاری کھوپڑی میں دو تین سوراخ ہو سکتے ہیں۔''

www.pdfbooksfree.pk

www.pdfbooksfree.pk

میں نے ونود کی طرف دیکھتے ہوئے راستہ تبدیل کیا۔ اس کی آنکھوں میں نفرت اور غصے کے ساتھ ساتھ میرے لیے رحم کے جذبات موجزن تھے۔ اس نے مجھ سے کچھ نہیں کہا لیکن مجھے اپنے سینے میں چھری اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"تم نے ٹھیک ہی کہا تھا ونود، اس حرافہ کے بارے میں۔۔۔۔" میں دل کی بات کہے بغیر نہیں رہ سکا۔ میری آواز حلق میں پھنس رہی تھی۔

www.deenme.pk

"تمہاری بات سولہ آنے درست نکلی۔۔۔۔ اس نے اپنے یار کو فرار کرانے کے لیے میرے ساتھ کھیل کھیلا۔۔۔۔ مجھ پر مہربان ہو گئی۔"

"تم۔۔۔۔ تم نے مجھے دس بارہ دن کٹھ پتلی بنا کر رکھا۔ پورے وحشی بن گئے۔ تم نے جو میرے ساتھ حیوانوں جیسا سلوک کیا۔ تم نے جو ناشائستہ حرکتیں کیں وہ ناقابل معافی ہیں۔ میں نے یہ سب کچھ جگن

ناتھ کے لیے برداشت کیا۔" وہ پھنکاری۔

"تمہیں دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ میری شانتی کیسی صلاحیتوں کی مالک ہے۔" جگن ناتھ نے بھونڈا قہقہہ لگایا۔ "تم جیسے سور حرامی پر دنیا کی بدصورت عورت بھی مر مٹ نہیں سکتی ہے۔ تم خارش زدہ کتے کی طرح نظر آرہے ہو۔۔۔۔"

اس کے توہین آمیز الفاظ سن کر میری رگوں میں لہو ابلنے لگا۔ میں نے انجام کی پرواہ کئے بغیر اس پر چھلانگ لگائی تو ونود نے میری راہ میں حائل ہو کر مجھے اپنے بازوؤں کی گرفت میں لے لیا۔ جگن ناتھ نے میری کھوپڑی پر ریوالور کی نال رکھ دی۔

"بہادری دکھانے کی حماقت مت کرو۔" ونود نے مجھ سے کہا۔ "اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"

"یہ ایک مفید مشورہ ہے۔" جگن ناتھ نے استہزائی لہجے میں کہا۔

www.deurdu.pk

''اس پر عمل کرنا۔ ایک بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لو کہ ہم جلد سے جلد گوا پہنچنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا شرافت سے لانچ چلاتے رہو۔''

میرے اندر آتش فشاں کھول رہا تھا۔ میں نے شانتی کی طرف نفرت بھری نظروں سے دیکھا۔ ''تم نے مجھے الو بنایا۔۔۔۔''

''اس کے سوا چارہ نہیں تھا۔۔۔۔'' شانتی زور سے ہنسی۔ ''تمہارے الو بننے سے مجھے یہ فائدہ ہوا کہ میری مشکل حل ہو گئی۔ میرے علم میں آ گیا تھا کہ تمہاری نئی لانچ ہے۔ تیز رفتار اور جدید ترین ہے۔ اس لانچ پر صرف دو آدمی تھے۔ ونود میرے جال میں اس لیے پھنس نہیں سکتا تھا کہ وہ شادی شدہ تھا اور اسے اپنی بیوی سے بے انتہا محبت تھی۔ مجھے تمہیں پھانسنا تھا تم پھنس گئے۔۔۔۔ اس طرح تم بڑی آسانی سے الو بن گئے۔''

''یہ کب اور کس وقت لانچ میں داخل ہو کر چھپا تھا۔۔۔۔؟'' میں

www.pdfbooksfree.pk

نے جگن ناتھ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

''رات جب میں اور تم نیچے والے کیبن میں دادِ عیش دے رہے تھے تب۔۔۔اس نے موقع سے فائدہ اٹھایا۔ پھر میں بہانے سے تمہیں ونود کے گھر لے گئی۔ اس طرح تم دونوں بیک وقت لانچ پر نہیں تھے۔ یہ بہترین موقع تھا جو جگن ناتھ کو مل گیا۔''

''تم ایک ڈکیت ہی نہیں قاتل اور دہشت گرد بھی ہو۔'' ونود نے کہا۔

''تم نے ڈکیتی کی واردات کے ساتھ ساتھ خون ریزی کی۔ کتنے ہی لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ شاید تم ہم دونوں کو بھی قتل کر دو گے لیکن، تم قانون کے ہاتھوں سے بچ نہ سکو گے۔ تمہیں پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔ یہ عورت بھی سزا سے بچ نہ سکے گی۔''

''یہ عورت نہیں کیتا ہے۔۔۔'' میں نے قہر آلود نظروں سے شانتی کو دیکھا۔ جس کا بدن بھڑ کیلے لباس میں ابلا بڑ رہا تھا۔

www.dedina.pk

”اپنی زبان کو لگام دو۔۔۔۔“ جگن ناتھ دہاڑا۔ ”تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ اس نے میری خاطر کتنی بڑی قربانی دی ہے۔“

”میرا دوست ٹھیک کہہ رہا ہے۔“ ونود نے کہا۔ ”واقعی یہ عورت ایک کتیا سے بھی بدتر ہے۔ اس نے میرے دوست کو فریب دیا۔ ہماری بے مثال دوستی کو دشمنی میں بدل دیا۔ میرے دوست کو ورغلانے کے لیے یہ طوائف بن گئی۔“

www.define.pk

”تم نے بحری راستے سے فرار ہونے کو ترجیح کس لیے دی؟“ میں نے اچانک موضوع بدل دیا تھا تاکہ شانتی آپے سے باہر نہ ہو جائے۔ ونود نے اسے کتیا اور طوائف کہہ کر سرخ کر دیا تھا۔

”اس لیے کہ پولیس کو اس طرف کا ابھی خیال نہیں آیا ہے۔۔۔۔ وہ سڑکوں کی ناکہ بندی کر رہی ہے۔“ جگن ناتھ نے جواب دیا۔ پھر وہ بولا۔ ”شانتی کے بارے میں تم لوگ جو زبان اور الفاظ استعمال کر

www.pdfbooksfree.pk

رہے ہو۔ آئندہ زبان بند رکھنا۔۔۔۔‘‘

’’میں چاہتی ہوں کہ اس کا مزہ چکھاؤں۔۔۔۔‘‘ شانتی غضب ناک ہو کر بولی۔ ’’اس نے مجھے کتیا کہا ہے۔ طوائف کہہ کر گالی دی ہے۔۔۔۔ میں اسے ذبح کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ اسے نیچے لے چلو۔‘‘

میری رگوں میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔ یہ خالی خولی دھمکی نہ تھی کیوں کہ اس کے چہرے سے سفاکی اور درندگی جھلکنے لگی تھی۔ ونود بے خوفی سے کھڑا رہا۔ میں نے کہا۔ تم نے ایسا کیا تو اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔؟‘‘

’’میں کالی ماتا کے نام پر اس کی بھینٹ دینا چاہتی ہوں۔‘‘ وہ بولی۔ ’’اسے ذبح کرنے سے ہر قسم کی مصیبتوں اور پولیس سے بچ جائیں گے۔۔۔۔ کالی ماتا ہماری حفاظت کرے گی۔‘‘

’’تم ٹھیک کہتی ہو۔۔۔۔‘‘ جگن ناتھ نے تائیدی لہجے میں کہا۔ ’’تم

www.pdfbooksfree.pk

نے اپنے گنجے عاشق کو کالی ماتا کی خوشنودی اور ڈکیتی کی واردات کی کامیابی کے لیے ذبح نہ کیا ہوتا تو اس ڈکیتی میں کامیابی نصیب نہ ہوتی۔ کالی ماتا نے مجھے بال بال بچالیا۔ ہمیں ان دونوں کو ہی موت کی بھینٹ چڑھانا ہے۔ پہلے ونود کو پھر اس بے چارے عاشق، کو جس نے تمہیں گِدھ کی طرح نوچ لیا۔"

جگن ناتھ نے اپنی جیب سے ایک پستول نکال کر شانتی کی طرف بڑھایا۔ "اس پستول سے تم اپنے عاشق کو نشانے پر رکھو۔ اس نے اپنی جگہ سے حرکت یا جنبش کی تو بلا تامل گولی ماردینا۔۔۔۔ میں اسے کھانے کی میز پر لٹا کر باندھ کر آتا ہوں۔ پھر تم چل کر اسے اپنے ان ہاتھوں سے ذبح کر دینا۔۔۔۔"

ان کی باتوں نے مجھے دہشت زدہ کر دیا تھا۔ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ شانتی اتنی سفاک اور درندہ صفت ہو گی میں سوچ بھی

www.dpfine.pk

www.pdfbooksfree.pk

نہیں سکتا تھا۔ بقول جگن ناتھ کے اس نے ایک شخص کو کالی ماتا کی بھینٹ چڑھایا تھا اپنے ہاتھوں سے ذبح کیا تھا۔ میں یہ سوچ کر لرز گیا کہ یہ حسین عورت اس قدر ظالم اور شقی القلب ہے۔ کیا ایک عورت ایسی ہو سکتی ہے۔

ونود کا چہرہ سفید پڑتا چلا گیا۔ زندگی کسے پیاری نہیں ہوتی۔ اسے اپنی زندگی سے زیادہ اپنے بیوی بچوں کی فکر تھی۔ اسے جگن ناتھ نیچے ڈائننگ ہال میں لے کر گیا۔ شانتی دروازے کے پاس پستول تانے کھڑی رہی۔ میری حالت اس تصور سے بڑی غیر ہو رہی تھی کہ مجھے بھی ذبح کر دیا جائے گا۔ میں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی، تو وہ کسی زہریلی ناگن کی طرح پھنکاری۔

''حرام زادے۔۔۔۔ ذلیل۔۔۔۔ کمینے۔۔۔۔ تم دس بارہ دن تک مجھے گیلے کپڑے کی طرح نچوڑتے رہے۔۔۔۔ میرے ساتھ

www.deline.pk

ایسی حرکتیں کیں کہ آج اب بھی میرا بدن اور جوڑ جوڑ درد کر رہا ہے

۔۔۔۔ جانتے ہو میں تم سے کیا بدلہ لوں گی۔۔۔۔؟ پہلے تمہارے

جسم کے اعضاء ایک ایک کر کے کاٹوں گی۔۔۔۔ پھر تمہارے گلے پر

چھری پھیروں گی۔۔۔۔''

اس کی باتیں میرا خون خشک کرتی رہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد جگن ناتھ

آیا اور بولا۔ ''چلو۔۔۔۔ اسے ذبح کر دو۔''

www.define.pk

''اسے بھی ساتھ لے چلو تا کہ یہ بھی تو قتل کا دیدہ زیب منظر دیکھ

سکے۔'' شانتی نے استہزائی لہجے میں کہا۔

''ہاں۔۔۔۔ اسے ساتھ لے کر چلنا چاہیے۔۔۔۔ کیوں کہ ونود کے

بعد اس کا نمبر ہے۔'' جگن ناتھ نے تائید کی۔ پھر وہ مجھ سے تحکمانہ

لہجے میں بولا۔ ''چلو منے میاں۔۔۔۔ تم نے بڑے عیش کر لیے۔''

میں نے غیر محسوس انداز سے انجن میں اپنی مہارت سے تھوڑی سی

www.pdfbooksfree.pk

خرابی کر دی تا کہ انجن ہلکی سی گڑ گڑاہٹ سے بند ہو جائے۔اس میں کچھ منٹ لگنے تھے۔میں پھانسی کے قیدی کی طرح چل پڑا۔ نیچے پہنچا تو دیکھا کہ ونود کے ہاتھوں اور پیروں کو میز کے پایوں کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔اس کے سینے پر ایک چھرا رکھا ہوا ہے۔

''میرے ذہن میں ایک تجویز آ رہی ہے۔۔۔۔'' جگن ناتھ نے شانتی کے رخسار کو چومتے ہوئے کہا۔ ''کیوں نہ ایک دوست اپنے دوست کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرے۔کالی ماتا اور خوش ہو جائے گی کہ ایک دوست نے عظیم قربانی۔ عظیم بھینٹ چڑھائی۔۔۔۔تم کیا کہتی ہو؟''

''ونڈر فل!۔۔۔'' شانتی نے چہکتے ہوئے اس کا بوسہ لے لیا۔ ''تم نے کیا خوب سوچا ہے؟ کالی ماتا کو تو ایسی قربانیاں بہت پسند ہیں۔۔ چلو۔۔۔۔چلو آگے بڑھو۔۔۔۔''

www.oefree.pk

ان دونوں نے باری باری پستول اور ریوالور کی نالیں میری گردن اور کھوپڑی پر رکھ دیں۔ جگن ناتھ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''چلو۔۔۔یہ چھرا اٹھاؤ۔۔۔اس کے گلے پر پھر دو۔''

ونود نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔ چھرا اٹھاتے ہوئے میرا ہاتھ کانپ گیا۔ میرا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔ یہ میرا جیسا امتحان تھا کہ میرے ہاتھوں سے ایک عظیم دوست کو ذبح کرایا جا رہا تھا۔

www.dehline.pk

اس وقت انجن ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ بند ہوگیا تو جگن ناتھ اچھل پڑا۔ ''یہ کیا ہوگیا؟''

''انجیکٹر میں شاید ائیر لاک ہوگیا ہے۔ ایسا اکثر ہوجاتا ہے۔۔۔ میں اسے پانچ منٹ میں ٹھیک کردوں گا۔''

''چلو چل کر پہلے اسے دیکھو۔۔۔'' جگن ناتھ نے کہا۔ پھر مجھے وہ

www.pdfbooksfree.pk

نشانے کی زد میں انجن روم تک لے آیا۔

زینہ تنگ ہونے کی وجہ سے وہ انجن روم میں نہیں اترا۔ وہاں زیادہ گنجائش نہ تھی اور پھر وہ کوئی خطرہ مول لینے کو تیار نہ تھا۔ وہ اوپر ہی کھڑا رہا۔ ایک دو مرتبہ جھک کر اس نے میری طرف دیکھا تھا۔ میں بظاہر انجن ٹھیک کر رہا تھا لیکن مجھے کسی اور چیز کی تلاش تھی۔ میں نے اس مطلوبہ چیز کو جلد ہی پالیا۔ یہ زرد پلاسٹک کا ایک پستول تھا جسے ونود کے کسی بچے نے یہاں پھینک دیا تھا۔ جس کی موجودگی پر میں برہم بھی ہوا تھا۔

''تم کیا کر رہے ہو۔۔۔؟'' جگن ناتھ دہاڑا۔ ''اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے؟''

''بیٹریاں چیک کر رہا ہوں۔۔۔'' میں نے اسے چیخ کر جواب دیا۔

www.dehle.pk

''میں نے جلدی سے ایک بیٹری سیل کا ڈھکنا اتارا۔ اس آبی پستول کو اس سیل کے دہانے میں داخل کر کے لیور کھینچا تو بیٹری میں موجود تیزاب اس میں بھر گیا۔ پھر میں نے ڈھکنا بند کر دیا۔ پستول جیب میں رکھ لیا اور اوپر آیا تو اس نے مجھ پر ریوالور تانتے ہوئے پوچھا۔

''یہ تم نے اپنی جیب میں کیا چھپایا ہے؟''

میں نے اسے پلاسٹک کا پستول دکھاتے ہوئے کہا۔ ''یہ ونود کے بچے کا ہے۔ میں نے اسے دینے کے لیے رکھ لیا ہے۔''

www.dermia.pk

''اسے تو اب تمہاری روح ہی پہنچائے گی۔۔۔۔ اسے زحمت کیوں دیں۔ لاؤ مجھے دو۔''

''کیا واقعی تم ہم دونوں کو ذبح کرنے والے ہو؟'' میں نے خوف زدہ لہجے میں پوچھا۔

''ہاں۔۔۔۔'' وہ بولا۔ ''تم یہ پستول مجھے دینے میں اس طرح پس

www.pdfbooksfree.pk

وپیش کرر ہے ہو جیسے یہ اصلی پستول ہے۔ بفرضِ محال تمہارے پاس اصلی پستول ہوتا تو تم کیا کرتے۔۔۔۔؟"

اس نے میری مشکل حل کر دی تھی۔ میں نے کھلونا پستول نکال کر فضا میں بلند کیا۔ اس کی طرف بڑھایا اور اس کے چہرے سے ایک فٹ پر روک لیا پھر کہا۔ "حقیقی پستول ہوتا تو تمہارے اس طرح قریب آ کر تمہاری آنکھوں کا نشانہ لے کر فائر کر دیتا۔"

www.define.pk

"تم مسخرے بھی ہو۔۔۔۔وہ قہقہہ مار کر ہنسا۔ اگلے ہی لمحے اس کے منہ سے دل خراش چیخ نکلی۔ میں نے اس کی لبلبی دبائی تھی۔ تیزاب کی دھار اس کی آنکھوں پر پڑی۔ وہ پیچھے ہٹا تو میں نے فوراً ہی اس کا ریوالور جھپٹ لیا۔ اب اس کے دونوں ہاتھ آنکھوں پر تھے اور وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا۔

شانتی اس کی چیخ سن کر تیزی سے ادھر آئی۔ اسے ٹھوکر لگی اور وہ منہ

کے بل گری اور اس کے ہاتھ سے پستول چھوٹ کر فرش پر گر گیا۔۔۔ بساط الٹ گئی تھی۔ اب وہ میرے رحم و کرم پر تھی۔

لانچ واپس جا رہی تھی۔ قاتل اور اعانت جرم کرنے والی حسینہ اور ڈکیتی کی رقم ہمارے پاس تھی۔ حکومت اور بینک نے بیس فیصد انعام کا اعلان کیا تھا۔۔۔ میرے لیے سب سے بڑا انعام ونود اور اس کی دوستی تھی۔ ونود نے سچ ہی کہا تھا کہ حسین عورتوں کی دنیا میں کوئی کمی نہیں ہے۔ لیکن سچا دوست نہیں ملتا ہے۔

www.deFree.pk

﴿محمد بلال﴾

www.pdfbooksfree.pk